کی تعلیم و تربیت کے لئے جہاں سکول قائم کئے گئے وہاں وعظ و ارشاد کا سلسلہ بھی قائم کیا گیا۔ تقریباً چالیس سالانہ اجلاس ہوئے جن کی تفصیل صفحات ۳۹ تا ۴۷ پر دی گئی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۴۸ تا ۵۵ ان حضرات کے ناموں کی فہرست ہے جنہوں نے ان مختلف جلسوں کی صدارت کی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کے زمیندار، جاگیردار اور سرکاری اہل کار طبقے کی اکثریت علم دوست ہے اور ایسی انجمنوں کی سرپرستی کرتی ہے جو جاگیرداری استحصال کے خلاف جد و جہد میں مصروف ہوں۔ اس کی تائید صفحہ ۱۲۷ تا ۱۲۸ پر اس لائبریری کے سرپرستوں کی فہرست سے بھی ہوتی ہے جن میں اکثریت سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں کی ہے۔

لکھنے والوں میں ڈاکٹر سید عبداللہ، سید محمد متین ہاشمی، سید عبدالقدوس ہاشمی، لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید، شیر محمد گریوال، حافظ احمدیار، مولانا محمد حنیف ندوی ہیں۔ اتنے بڑے بڑے ناموں سے قاری بہت کچھ توقعات رکھتا ہے لیکن ان میں سے متین ہاشمی اور حافظ احمدیار کے مقالات کے علاوہ کسی میں جان نہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب نے موضوع کو تشنہ چھوڑ دیا ہے۔

کاتب کی چیرہ دستیوں سے یہ کتاب بھی محفوظ نہیں۔ حنفی فقہاء کو فقراء (ص ۱۴۵)، نامق کمال کو ناحق کمال (ص ۱۴۶)، حسن صاغانی کو حسن صفاتی (ص ۱۶۲)، سواطع الالہام کو سواطح الالہام (ص ۱۶۲) لکھا ہے۔ ناموں کے املا میں یہ غلطیاں کثرت سے ہیں (مثال ص ۱۶۲، ص ۱۸۱)۔ کتب خانہ کی نسبت سے ملاحظہ کا املا بشکل ملاخطہ (ص ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۷، ۲۱۸) بے حد کھٹکتا ہے۔

(محمّد خالد مسعود)

شانِ صحابہؓ

مؤلف : قاضی محمد زاہد الحسینی۔ ضخامت : ۷۲ صفحات، تقطیع $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$۔
کتابت و طباعت : واجبی۔ قیمت : دو روپے
ناشر : دارالارشاد کیمبل پور۔

صحابہ کرامؓ کی فضیلت و عظمت سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ اُن کی عظمت کی گواہی تو قرآن حکیم نے بھی دی ہے۔ زیرِ نظر کتابچہ میں شانِ صحابہ کرامؓ کو قرآنِ عزیز کے ارشادات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ مزید تشریح کے لئے حدیث شریف سے بھی رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔